مجالس
صدوق
(امالی شیخ صدوقؒ)
تالیف
الشیخ الصدوق ابن بابویہؒ
ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی
متوفی سال 381 ہجری
ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

اغا ناصر دیو جالی
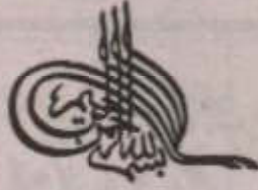
مجالس صدوق

(ترجمہ امالی شیخ صدوقؒ)

تالیف

الشیخ الصدوق بن بابویہؒ

ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین القمی

متوفی سال 381 ہجری

ناشر

ادارہ تعلیم وتربیت لاہور

نام کتاب .... مجالس صدوق
مصنف .... شیخ صدوقؒ
ترجمہ و ترتیب .... سید ذیشان حیدر زیدی
کمپوزر .... محمد وقاص جاوید
ناشر .... ادارہ تعلیم و تربیت، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ الرضا

8 بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔
فون نمبر۔ 042-7245166

فہرست

کا عذاب اُن لوگوں کے لیے سخت تر ہے جنہوں نے اپنے پیغمبرؐ کو قتل کیا اور وہ جمعیت جو اپنے پیغمبرؐ کے فرزند کو قتل کرنا چاہتی ہے کے لیے خدا کا عذاب شدید تر ہوگا۔ یہ سن کر حر بن یزید ریاحی لشکر عمر بن سعد لعین سے نکل کر امامِ عالی مقامؑ کے پاس آگئے اور کہنے لگے۔ خدایا میں تیری طرف پلٹ آیا ہوں میری توبہ قبول کرلے کہ میرے دل میں اس وقت تیرے صالح بندوں تیرے دوستوں اور تیرے پیغمبرؐ کی اولاد کی حرمت جاگزین ہے۔ پھر حُرؒ نے امامؑ سے کہا۔ یا ابنِ رسولؐ اللہ مجھے اجازت دیں کہ میں آپؑ کی طرف سے آپؑ کے دشمنوں کے خلاف جنگ کروں۔ امامؑ نے اُن کو اجازت دی حُرؒ میدان میں گئے اور رجز پڑھا کہ میں اپنی تلوار سے تمہارا سر جدا کردوں گا اور مجھ سے بہتر تلوار چلانے والا پورے عراق میں کوئی نہیں یہ کہہ کر حُرؒ نے حملہ کردیا اور اٹھارہ لعینوں کو واصلِ جہنم کیا اور شہید ہوگئے۔ امام عالی مقامؑ، حُرؒ کی طرف بڑھے جب حُرؒ کے سرہانے پہنچے تو دیکھا کہ اُن کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکل رہا ہے یہ دیکھ کر امامؑ نے فرمایا تجھے مبارک ہو، مبارک ہو اے حُرؒ کہ اپنے نام کی طرح تم دنیا اور آخرت دونوں میں حُرؒ (آزاد) ہو۔ پھر امام عالی مقامؑ نے حُرؒ کے سرہانے کھڑے ہوکر یہ شعر پڑھے کیسا خوش قسمت ہے حُر بن ریاحیؒ بہت صابر و شکر گزار ہے اور حر کیسا خوش قسمت نیزہ باز ہے کہ اس نے کہا واحسیناً اور اپنی جان مجھ پر فدا کردی۔

پھر زہیر بن قین بجلیؒ میدان میں آئے اور امامؑ نے ارشاد فرمایا ''ایوم نلقی جدک النبیاء و حسناً و المرتضیٰ علیا'' زہیرؒ نے جنگ کے دوران سولہ (۱۶) لعینوں کو واصلِ جہنم کیا جنگ کے دوران زہیر کہتے جاتے تھے کہ میں زہیرؒ ہوں ابن قین ہوں میں تمہیں اپنی تلوار سے قتل کردوں گا میں حسینؑ کے ساتھ ہوں۔

پھر زہیرؒ کی شہادت کے بعد حبیب ابن مظاہرؒ اسدی میدان میں گئے اور رجز پڑھا ''میں جیب ابن مظاہرؒ ہوں ہم اور تم ایک جیسے کس طرح ہوسکتے ہیں'' اطہر ناصر خیر الناس حین یذکر '' جناب حبیبؒ نے اکتیس (۳۱) لعینوں کو ٹھکانے لگایا اور شہادت کے رتبے پر فائز ہوئے۔

پھر عبداللہ بن ابی عروہ غفاریؒ میدان میں گئے اور لعینوں سے کہا'' جانتے ہو بنو غفار حق کے ساتھ

ہیں اور مددگارانِ امامؑ ہیں میں اپنی تلوار کے ذریعے تم سے انتقام لوں گا اور نابکاروں کو تہہ تیغ کروں گا جناب عبداللہ بن عروہؒ نے جنگ کی اور (۲۰) بیس لعینوں کو واصل جہنم کیا اور شہید ہوگئے۔

اُن کے بعد بریر بن خضیر ہمدانیؒ جو قاریِ قرآن تھے میدان میں گئے اور یہ رجز پڑھا'' میں بریر ہوں اور میرے والد خضیر ہیں اور اس میں خیر نہیں ہوتا جس میں شر ہو''۔ جناب بریرؒ نے جنگ کی اور تیس (۳۰) لعینوں کو کیفرِ کردار تک پہنچایا۔

پھر مالک بن انس کاہلیؒ میدان میں آئے اور فرمایا'' جانتے ہو کہ میرا قبیلہ اور میری قوم اپنی بہادری کی وجہ سے حریف کے لیے آفت ہے ہم سواروں کے سردار ہیں جان لو کہ آل علیؑ شیعانِ رحمان ہیں جبکہ آلِ حرب (بنی امیہ) شیعان شیطان ہیں جنابِ مالکؒ نے جنگ کے دوران اٹھارہ (۱۸) آدمیوں کو جہنم رسید کیا اور شہید ہوگئے۔

اُن کے بعد زیاد بن مہاجر کندیؒ میدان میں آئے اور فرمایا میں زیادؒ ہوں اور میرے والد مہاجر ہیں میں شیر دل شجاع ہوں اے کافرو خدا نے مجھے حسینؑ کی نصرت کے لیے مقرر کیا ہے۔ میں ابن سعد لعین سے نفرت کرتا ہوں، اسکے بعد جنابِ زیاد بن مہاجرؒ نے جنگ کی اور نو (۹) جہنیوں کو ٹھکانے لگا کر شہید ہوئے۔

پھر وہب بن وہبؒ میدان میں گئے (وہب ایک نصرانی تھے جو کہ بدستِ امامؑ مسلمان ہوئے تھے اور اپنی والدہ کے ہمراہ امامِ عالی مقامؑ کے پاس کربلا میں حاضر ہوئے تھے) آپؒ نے خیمے کے بانس (ستون) کے ساتھ جنگ کی اور سات (۷) یا آٹھ (۸) لعینوں کو واصلِ جہنم کیا اور اسیر ہوگئے انہیں پکڑ کر عمر سعد لعین کے پاس لایا گیا اُس نے حکم دیا کہ اِن کا سر کاٹ کر حسینؑ کی جانب پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جب وہبؒ کی والدہ نے یہ دیکھا تو انہوں نے ایک تلوار اُٹھائی اور میدان میں آگئیں۔ امامِ عالی مقامؑ نے جب یہ دیکھا تو وہب کی والدہ سے مخاطب ہوکر فرمایا اے مادرِ وہبؒ رک جاؤ اور اپنی جگہ پر واپس چلی جاؤ خدا نے عورتوں سے جہاد کی تکلیف کو اٹھا رکھا ہے تم اور تمہارا بیٹا میرے جد محمدؐ کے ساتھ بہشت میں محشور ہوگے۔

اس کے بعد ہلال بن حجاجؒ میدان میں گئے اور یوں رجز پڑھا'' میں اپنے تیر دشمن کے